باب 13

CHAPTER XIII

اشتراکِ عمل

CO-OPERATION

ترجمہ: امتیاز حسین، ابن حسن

جیسا کہ ہم ماقبل دیکھ چکے ہیں کہ سرمایہ دارنہ پیداوار کا آغاز حقیقتاً اس وقت ہوتا ہے جب ہر انفرادی سرمایہ دار نسبتاً زیادہ مزدوروں کو بیک وقت کام پر لگا دیتا ہے؛ اور نتیجتاً جب عملِ محن توسیع شدہ پیمانے پر اختیار کیا جاتا ہے اور یہ نسبتاً زیادہ مقدار میں اشیاء پیدا کرتا ہے۔ ایک ہی وقت اور ایک ہی جگہ پر (اور اگر آپ چاہیں تو محن کے ایک ہی میدان میں) اکٹھے کام کرنے والے زیادہ تعداد کے مزدور ایک ہی نوع کی اشیاء پیدا کرنے کے لئے جب ایک ہی سرمایہ دار کے زیرِ نگیں آجاتے ہیں تب تاریخی اور منطقی ہر دو طرح سے سرمایہ دارانہ پیداوار کا نقطۂ آغاز تشکیل پاتا ہے۔ خود طبعِ پیداوار کے حوالے سے پیداوار، صحیح ترین معنوں میں، اپنی ابتدائی ترین منازل میں گِلڈز کی دستکاری کی تجارت سے بمشکل ہی ممیّز ہوتی ہے سوائے اس کے کہ ایک ہی سرمایہ زیادہ تعداد کے مزدوروں کو بیک وقت کام پر نہ لگا دے۔ قرونِ وسطیٰ کے دستکار کے مالک کی کارگاہ کو محض توسیع دے دی گئی ہے۔

چنانچہ یہ فرق اولاً خالصتاً مقداری ہے۔ ہم دکھا چکے ہیں کہ بڑھائے گئے سرمائے کی پیدا کردہ قدرِ زائد، ہر مزدور کی پیدا کردہ قدرِ صرف اور بیک وقت کام میں لگائے جانے والے مزدوروں کی کُل تعداد کے حاصلِ ضرب کے مساوی ہے۔ مزدوروں کی تعداد خود اپنے تئیں نہ قدرِ زائد کی شرح پر اثر انداز ہوتی ہے اور نہ قوتِ محن کے استحصال کی سطح پر۔ اگر 12 گھنٹوں کی ایک دیہاڑی 6 شلنگ میں مجتسم ہو تو ایسی 1,200 دیہاڑیاں 6 شلنگ کے 1,200 گُنا میں مجتسم ہوں گی۔ ایک معاملے میں 1,200×12 دیہاڑیاں، اور دوسرے معاملے میں ایسے 12 گھنٹے مصنوعہ میں مجتمع ہوں گے۔ قدر کی پیداوار میں مزدوروں کی خاص تعداد اُتنے ہی انفرادی مزدوروں کے برابر ہو گی اور اس سے پیدا کی جانے والی قدر پر کوئی فرق نہیں پڑے گا کہ چاہے 1,200 آدمی ایک ہی سرمایہ دار کے تابع ہو کر الگ الگ یا اکٹھے کام کریں۔

اس کے باوجود مخصوص حدود کے اندر کوئی تبدیلیظہر ورونما ہوتی۔ قدر [کی شکل] میں حاصل کیا جانے والا محن اوسط سماجی مقدار کا محن ہے، چنانچہ یہ اوسط قوتِ محن کا خرچ ہونا ہی ہے۔ تاہم کوئی بھی اوسط اجماع ایک ہی نوع کے، مگر مختلف مقداروں کے تمام مختلف حجموں کا اوسط ہی ہے۔ ہر صنعت میں ہر انفرادی مزدور، چاہے وہ زید ہو یا بکر، اوسط مزدور سے تخصیص رکھتا ہے۔ یہ انفرادی امتیازات، یا ''تفریقات''، جیسا کہ اُنہیں ریاضی میں کہا جاتا ہے، ایک دوسرے کی کمی پوری کر دیتے ہیں اور اس وقت ختم ہو جاتے ہیں جب کبھی مزدوروں کی کسی کم از کم تعداد کو اکٹھے کام پر لگا دیا جاتا ہے۔ مشہورِ زمانہ سوفسطائی اور مصلح Edmund Burke یہاں تک گیا کہ اُس نے درج ذیل مفروضہ قائم کر لیا جو کسان ہونے کے ناتے اس کے حقیقی مشاہدے پر مبنی ہے: یہ کہ ''اتنے چھوٹے گروہ میں'' جتنا کہ پانچ زراعتی مزدوروں کا ہوتا ہے، محن کے تمام انفرادی فرق مٹ جاتے ہیں، اور یہ کہ نتیجتاً اگر کوئی سے پانچ جوان مزدور اکٹھے کر لئے جائیں تو وہ اُتنے وقت میں اُتنا ہی کام کریں گے جتنا کوئی سے دوسرے پانچ۔ لیکن وہ جتنے بھی ہوں، یہ بات واضح ہے کہ بیک وقت کام پر لگائے جانے والے کثیر تعداد کے مزدوروں کی اجتماعی دیہاڑی کو اُن مزدوروں کی کُل تعداد سے اگر تقسیم کیا جائے تو اوسط سماجی محن کا ایک دن حاصل ہو گا۔ مثال کے طور پر فرض کرتے ہیں کہ ہر فرد کی دیہاڑی 12 گھنٹے ہے۔ اس صورت میں بیک وقت کام پر لگائے جانے والے 12 مزدوروں کی مشترکہ دیہاڑی 144 گھنٹے ہو گی؛ اور اگرچہ ان بارہ آدمیوں میں سے ہر ایک کا محن اوسط سماجی محن سے تھوڑا کم یا تھوڑا زیادہ ہے، تاہم چونکہ ہر ایک کی دیہاڑی 144 گھنٹے کی مشترکہ دیہاڑی کا بارھواں حصہ ہے، چنانچہ اس میں اوسط سماجی محن کے خصائص موجود تصور کئے جائیں گے۔ تاہم جو سرمایہ دار ان 12 افراد کو کام پر لگاتا ہے اس کے نزدیک دیہاڑی بارہ افراد ہی کی ہو گی۔ ہر ایک فرد کی دیہاڑی مشترکہ دیہاڑی کا تشکیلی حصہ ہی ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں، چاہے یہ 12 افراد اپنے کام میں ایک دوسرے کی معاونت کریں، یا چاہے ان کے امور کے درمیان ربط محض اس حقیقت پر مبنی ہو کہ تمام کے تمام افراد ایک ہی سرمایہ دار کے زیرِ نگیں کام کر رہے ہیں۔ لیکن اگر ان 12 افراد کو چھ جوڑوں کی شکل میں اُتنے ہی چھوٹے نگرانوں کے زیرِ نگیں کام پر لگایا جائے، تو یہ محض اتفاق ہی ہو گا کہ ان نگرانوں میں سے ہر کوئی ایک جتنی قدر ہی پیدا کرے، یا اُسے قدرِ زائد کی عمومی شرح حاصل ہو سکے۔ مختلف معاملات میں تفریقات ضرور رونما ہوں گے۔ اگر ایک مزدور کو ایک شے کی پیداوار کے لئے اوسط سماجی وقت سے تھوڑا بہت زیادہ وقت درکار ہو، تو پھر اس معاملے میں ضروری وقتِ محن کا دورانیہ سماجی طور پر ضروری اوسط وقتِ محن سے کچھ انحراف کر جائے گا چنانچہ اس کے محن کو اوسط محن بھی تصور نہیں کیا جائے گا، اور نہ ہی اُس کی قوتِ محن اوسط قوتِ محن ہی رہے گی۔ یا تو یہ بالکل قابلِ فروخت نہ رہے گی، یا پھر قوتِ محن کی اوسط سطح سے کچھ کم پر فروخت ہو گی۔ ہر قسم کے محن میں مقررہ کم از کم مہارت فرض کر لی جاتی ہے، اور ہم کچھ دیر بعد دیکھیں گے کہ سرمایہ دارانہ

پیداوار اس کم از کم [حد] کو مقرر کرنے کے لئے ذرائع مہیا کرتی ہے۔ تاہم یہ کم سے کم اوسط سے انحراف کر جاتی ہے، اگرچہ دوسری طرف سرمایہ دار کو قوتِ محن کی اوسط قدر ہی ادا کرنی پڑتی ہے۔ 6 چھوٹے نگرانوں میں سے ایک قدرِ زائد کی زیادہ شرح نچوڑے گا جبکہ دوسرا کم۔ یہ تفریقات سماج کے لئے تو اجتماعاً ختم ہو جائیں گی مگر ایک واحد پیداکار کے لئے نہیں۔ پس قدر پیدا کرنے کے قوانین صرف اُس وقت ایک انفرادی پیداکار کے لئے مکمل طور پر حاصل ہوں گے جب وہ سرمایہ دار کی حیثیت سے پیدا کرے گا اور بیک وقت مزدوروں کی کثیر تعداد کو کام پر لگائے گا، جن کے محن پر اپنی اجتماعی حیثیت سے فوری طور پر اوسط سماجی محن کی مہر ثبت ہو جاتی ہے۔

نظامِ کار میں کسی قسم کے ردوبدل کے بغیر بھی مزدوروں کی زیادہ تعداد کو بیک وقت کام پر لگانے سے عملِ محن کی مادی صورتِ حال میں انقلابی تبدیلی بپا ہوتی ہے۔ وہ عمارتیں جن میں وہ کام کرتے ہیں، خام مال کے لئے سٹور روم، اچانک یا باری باری مزدور کے استعمال میں آنے والے آلات و اوزار؛ مختصراً ذرائع پیداوار کا ایک حصہ اب مشترکہ استعمال میں آ رہا ہے۔ ایک طرف ان ذرائع پیداوار کی قدرِ مبادلہ میں کوئی اضافہ نہیں ہوا؛ کیونکہ کسی شے کی قدرِ مبادلہ اس وجہ سے نہیں بڑھتی کہ اس کی قدرِ صرف کو وسیع طور پر استعمال کیا جا رہا ہے اور زیادہ فائدے میں لایا جا رہا ہے۔ دوسری طرف اب چونکہ ان کا استعمال مشترکہ طور پر ہو رہا ہے چنانچہ پہلے کی نسبت زیادہ بڑے پیمانے پر ہو رہا ہے۔ ایک ایسا کمرہ جہاں بیس کتائی والے بیس لوموں پر کام کرتے ہیں، اُس کمرے سے یقیناً بڑا ہو گا جس میں ایک کتائی والا دو ماتحتوں کے ساتھ کام کر رہا ہے۔ لیکن بیس افراد کے لئے ایک کارگاہ بنانے میں اُس سے زیادہ خرچا آئے گا جتنا ہر دو کتائی والوں کے لئے دس کارگاہیں بنانے میں آتا ہے۔ پس اُن ذرائع پیداوار کی قدر، جو بڑے پیمانے پر مشترک استعمال کے لئے مجتمع کئے جاتے ہیں، اُن کی بڑھت اور بڑھے ہوئے مفید اثر کے تناسب سے براہِ راست نہیں بڑھ جاتی۔ جب وہ مشترک استعمال میں آتے ہیں تو وہ ہر مصنوعہ میں ایک چھوٹی قدر منتقل کرتے ہیں؛ جزوی طور پر اس وجہ سے کہ جو کُل قدر وہ [شے میں] داخل کرتے ہیں اب مصنوعات کی زیادہ بڑی تعداد پر پھیل جاتی ہے، دوسری جزوی وجہ یہ ہے کہ اُن کی قدر، اگرچہ اب مجموعی طور بڑی ہے، عمل میں اپنے دائرۂ کار کے حوالے سے الگ الگ استعمال ہونے والے ذرائع پیداوار کی قدر سے نسبتاً کم ہے۔ اس نتیجے کی رو سے بقاپذیر سرمائے کی قدر کا ایک حصہ کم ہو جاتا ہے، اور اس کمی کے حُجم کے تناسب سے شے کی مجموعی قدر بھی کم ہو جاتی ہے۔ یہ اثر ایسا ہی ہے جیسے ذرائع پیداوار پر آنے والا خرچ کم ہو گیا ہے۔ ان کے استعمال کی وجہ سے ہونے والا کم خرچ بنیادی طور پر اس وجہ سے ہے کہ اب وہ مزدوروں کی زیادہ بڑی تعداد کے مشترکہ استعمال میں ہیں۔ مزید یہ کہ سماجی محن کے لئے لازمی شرط ہونے کا یہ خاصہ ___ ایک ایسا خاصہ جو اُنہیں الگ الگ، آزاد مزدوروں یا چھوٹے مالکان کے استعمال میں آنے والے بکھرے ہوئے اور نسبتاً زیادہ مہنگے ذرائع پیداوار سے ممیّز کرتا

ہے ___ اس وقت بھی حاصل ہو جاتا ہے جب ایک جگہ پر اکٹھے کئے جانے والے متعدد مزدور ایک دوسرے کی معاونت کرنے کے بجائے محض اپنا اپنا کام کریں۔ آلاتِ محن کا ایک حصہ یہ سماجی خاصہ عملِ محن سے پہلے بھی پا لیتا ہے۔

ذرائع پیداوار کے استعمال میں آنے والے کم خرچ کو دو پہلوؤں کے تحت دیکھا جانا چاہیے۔ اولاً اشیاء کے سستا ہونے، اور اس کی وجہ سے قوتِ محن کی قدر میں کمی آنے کے بطور۔ ثانیاً قدرِ زائد کی لگائے جانے والے کُل سرمائے سے تناسب میں بدلاؤ، مطلب یہ کہ اسے ہم تغیر پذیر اور بقا پذیر سرمایوں کی اقدار کے مجموعوں کے تناسب میں بدلاؤ کے بطور دیکھ سکتے ہیں۔ آخر الذکر پہلو کو تیسری کتاب تک نہیں چھیڑا جائے گا؛ جس میں اُنہیں اُن کے موزوں ربط میں دیکھنے کے ساتھ ساتھ ہم ایسے بہت سے دیگر نِکات بھی لائیں گے جو موجودہ سوال سے ہم آہنگ ہیں۔ ہمارا تجزیہ تقاضا کرتا ہے کہ موضوع کو دولخت کر دیا جائے، اور یہ ایک ایسی تقسیم ہے جو سرمایہ دارانہ پیداوار کی روح کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ اس طبعِ پیداوار میں آلاتِ محن مزدور سے آزادانہ طور پر وجود رکھتے ہیں اور کسی اور شخص کی ملکیت ہوتے ہیں۔ مزدور کے حوالے سے ان کے استعمال میں کفایت الگ عمل ہے، ایسا عمل جس سے اسے کوئی سروکار نہیں، لہٰذا اس کا ان طریق ہائے کار سے بھی کوئی تعلق نہیں جن سے خود اس کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔

جب بہت سارے مزدور ایک ساتھ مل کر کام کرتے ہیں، چاہے ایک ہی عمل میں یا مختلف مگر مربوط عملوں میں، تو کہا جائے گا کہ اشتراکِ عمل میں آ گئے ہیں، یا اشتراکِ عمل میں کام کر رہے ہیں۔

جیسے سواروں کے ایک دستے کی جارحانہ قوت یا پیادہ کے ایک دستے کی مزاحمتی قوت، سوار یا پیادہ دستوں کے ہر جوان کی علیحدہ علیحدہ جارحانہ یا مزاحمتی قوت کے مجموعے سے بنیادی طور پر ہی مختلف ہو گی۔ اسی طرح وہ میکانکی قوتیں جو الگ الگ مزدور استعمال کرتے ہیں، اُس سماجی قوت سے مختلف ہوتی ہے جو اُس وقت پیدا ہوتی ہے جب بہت سارے مزدور ایک ہی غیر منقسم عمل میں بیک وقت حصہ لیتے ہیں، جیسے ایک بھاری بھرکم وزن اٹھانا، کسی بڑے چکر کو گھمانا، یا کوئی رکاوٹ دور کرنا۔ ایسے معاملات میں مشترکہ محن کا اثر یا تو الگ الگ مزدوروں سے پیدا ہی نہیں کیا جا سکتا، یا اس کے پیدا کرنے میں بہت زیادہ وقت درکار ہو گا، یا پھر اس کو بہت چھوٹے پیمانے پر ہی کرنا ممکن ہو گا۔ اشتراکِ عمل سے نہ صرف ایک فرد کی پیداواری قوت میں اضافہ ہوتا ہے، بلکہ ایک نئی قوت بھی پیدا ہوتی ہے، جسے اجسام کی اجتماعی قوت کہا جا سکتا ہے۔

اُس نئی قوت سے ہٹ کر جو بہت ساری قوتوں کے ایک واحد قوت میں ضم ہونے سے حاصل ہوتی ہے، محض سماجی ربط ہی بہت ساری صنعتوں میں حیوانی جبلت کے محرک اور بڑھوتری کا کام کرتا ہے جو ہر ایک کام کرنے

والے کی انفرادی استعداد کار کو بڑھا دیتی ہے۔ پس یہ وہ بارہ افراد ہی ہوتے ہیں جو 144 گھنٹوں کی ایک اجتماعی دیہاڑی میں اُن 12 افراد سے کہیں زیادہ پیداوار دیتے ہیں جن میں سے ہر کوئی بارہ بارہ گھنٹے کام کرتا ہے، یا اُس ایک آدمی سے جو 12 گھنٹے روزانہ لگاتار کام کرتا رہتا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ آدمی، ارسطو کے مطابق اگر ایک سیاسی جانور نہیں تو وہ ہمیشہ ایک سماجی جانور ضرور رہتا ہے۔

اگرچہ افراد کی ایک خاص تعداد بیک وقت ایک ہی یا ایک قسم کے کام پر اکٹھی ہو، اس کے باوجود ہر ایک کا محنِ مشترکہ محن کا ایک حصہ ہونے کی حیثیت سے عملِ محن کے ایک مخصوص مرحلے سے تعلق رکھتا ہو۔ ان تمام مراحل کے ذریعے، اشتراکِ عمل کے نتیجے میں اُن کے محن کا معمول زیادہ رفتار سے آگے چلتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ایک درجن مستری ایک قطار میں کھڑے ہو جائیں تاکہ سیڑھی کے نیچے سے چھت پر پتھر پہنچائے جا سکیں، ان میں سے ہر کوئی ایک ہی کام کر رہا ہے؛ تاہم ان کے علیحدہ علیحدہ کام ایک بڑے امر کے مربوط اجزاء تشکیل دے رہے ہیں۔ یہ وہ مخصوص مراحل ہیں جو ہر پتھر نے طے کرنے ہیں اور یہ پتھر قطار میں کھڑے افراد کے 24 ہاتھوں سے گزرتے ہوئے اس کی نسبت جلد اوپر پہنچ جائیں گے اگر ہر آدمی کو الگ الگ اپنا وزن اٹھا کر سیڑھی کے نیچے سے اوپر جانا پڑے۔ چیز نے وہی فاصلہ نسبتاً کم وقت میں طے کر لیا ہے۔ محن کی معاونت اس وقت پھر ظاہر ہوتی ہے جب، مثال کے طور پر، ایک عمارت پر مختلف سمتوں سے بیک وقت کئی مزدور لگا دیے جائیں۔ اگرچہ یہاں بھی اشتراکِ عمل میں آنے والے مستری ایک ہی یا ایک ہی قسم کا کام کر رہے ہیں۔ 12 مستری اپنی 144 گھنٹے کی مشترکہ دیہاڑی میں ایک ہی عمارت پر کام کرتے ہوئے اُس ایک مستری کی بہ نسبت بہت زیادہ کام کر لیتے ہیں جتنا وہ 12 دن یا 144 گھنٹے میں اکیلا کرتا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ افراد کا وہ جتھہ جو مل کر اجتماعی طور پر کام کر رہا ہے اپنے آگے پیچھے ہاتھ اور آنکھیں رکھتا ہے، اور کسی حد تک مکمل طور پر موجود ہوتا ہے۔ کام کے مختلف حصے بیک وقت تکمیل پاتے ہیں۔

اوپر بیان کی گئی مثالوں میں ہم نے اس نکتے پر روشنی ڈالی ہے کہ لوگ ایک ہی یا ایک ہی قسم کا کام کرتے ہیں، کیونکہ یہ ___ محن کی سادہ ترین عمومی ہنر جو مشترک ہے ___ اپنی ترقی یافتہ ترین شکل میں بھی اہم ترین کردار ادا کرتی ہے۔ اگر کام پیچیدہ نوعیت کا ہو تو اشتراکِ عمل کرنے والے افراد کی تعداد ہی سے کام کے مختلف حصوں کو مختلف ہاتھوں کے سپرد کیا جا سکتا ہے، اسی لئے انہیں بیک وقت بھی کیا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پورے کام کی تکمیل کے دورانیے میں کمی آ جائے گی۔

بہت ساری صنعتوں میں ایسے نازک و نامساعد حالات پیدا ہو جاتے ہیں جن کی تعیین اس عمل کی نوعیت سے کی جاتی ہے اور جس کے دوران مخصوص نتائج کا حاصل ہونا ضروری ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر بھیڑوں

کے ایک گلّے کی اون اتارنے کا کام، یا گندم کے ایک کھیت کی کٹائی مقصود ہو تو ایسی صورت میں مصنوعہ کی مقدار و معیار کا دارومدار اس بات پر ہوگا کہ کام کو طے شدہ وقت کے اندر شروع اور ختم کرنا ہے۔ایسے معاملات میں عمل کے دوران خرچ ہونے والا ممکنہ وقت بالکل اسی طرح طے ہوتا ہے [جیسے] ہرنگ مچھلی پکڑنا۔اکیلا آدمی دیہاڑی کو فطری دن میں سے 12 گھنٹے سے زیادہ لمبا نہیں کھینچ سکتا، لیکن 100 آدمی دیہاڑی کو 1200 گھنٹوں تک طول دے سکتے ہیں۔کام سے متعلقہ وقت کی کمیابی کو اس طرح سے فرو کیا جا سکتا ہے کہ محن کی بہت بڑی مقدار کو عین موقعے پر پیداواری شعبے میں جھونک دیا جائے۔مناسب وقت کے اندر اندر کام کی تکمیل کا انحصار مختلف قسم کی اکٹھی دیہاڑیوں کے بیک وقت اطلاق پر ہے اور کارآمد اثر کا دارومدار مزدوروں کی تعداد پر۔ تاہم یہ تعداد ایسے مزدوروں کی اُس تعداد سے ہمیشہ کم ہوگی جو کام کی اُتنی ہی مقدار کو اُتنے ہی عرصے کے دوران علیحدہ علیحدہ رہ کر مکمل کرتے ہیں۔ایسے اشتراکِ عمل کی عدم موجودگی کی وجہ سے ریاست ہائے متحدہ کے مغربی علاقوں میں مکئی کی بہت بڑی مقدار ضائع ہوتی ہے،اور مشرقی ہندوستان کے اُن علاقوں میں جہاں انگریز حکومت نے قدیم معاشرتوں کو تباہ کر دیا،غلہ کی بڑی مقدار کو ہر سال ضائع کر دیا جاتا ہے۔

ایک طرف اشتراکِ عمل اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ کام کو وسیع جگہ پر سرانجام دیا جا سکے،نتیجتاً یہ کچھ کاموں، مثال کے طور پر، پانی کی نکاسی، پشتوں کی تعمیر، پانی کی سیرابی کے کام، نہروں کی کھدائی، سڑکوں اور ریلوے کی تعمیر، میں اشد ضروری ہو جاتا ہے۔دوسری طرف پیداوار کے پیمانے کو وسعت دیتے ہوئے اس علاقے کا سمٹاؤ ممکن بنا دیتا ہے۔کام کے علاقے کا یہ سمٹاؤ جو [پیداوار کے] پیمانے کی وسعت سے ہم آہنگ ہے اور اسی سے پھوٹتا ہے جس سے بہت سے بے فائدہ اخراجات کم ہو جاتے ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ بہت سے مزدور ایک جگہ پر اکٹھے ہیں، مختلف عمل مجتمع ہو گئے ہیں،اور ذرائع پیداوار ایک جگہ پر مرتکز ہیں۔

مشترکہ دیہاڑی اپنے مساوی الگ الگ دیہاڑیوں کی بہ نسبت اقدارِ صرف کی زیادہ بڑی مقدار پیدا کرتی ہے اور نتیجتاً مطلوبہ مفید اثر کی تخلیق کے لئے ضروری وقتِ محن میں کمی کا باعث بنتی ہے۔اب چاہے ایک خاص صورت میں مشترکہ دیہاڑی یہ بڑھی ہوئی تخلیقی قوت اس طرح حاصل کرے کہ یہ محن کی میکانکی قوت کو بڑھاتی ہے؛ اس کے دائرۂ کار کو وسیع تر جگہ میں کر دیتی ہے، یا پیداوار کے پیمانے کی نسبت سے پیداواری میدان میں سمٹاؤ لاتی ہے، ناسازگار حالات میں محن کی زیادہ مقدار کو کام پر لگاتی ہے، افراد کے درمیان ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کا محرک دے کر ان کی جسمانی قوتوں کو مہمیز دیتی ہے، یا اس کام کو جسے بہت سے افراد سرانجام دے رہے ہیں، تسلسل اور کثیر پہلو ہونے کا وصف عطا کرتی ہے، مختلف کاموں کو بیک وقت کئے جانے کی صلاحیت دیتی ہے، یا ذرائع پیداوار کو اُن کے عمومی استعمال کے ذریعے سستا کرتی ہے، یا ایک انفرادی محن کو اوسط سماجی محن کا خاصا

تفویض کرتی ہے ___ اس اضافے کی وجہ ان میں سے کوئی بھی ہو ___ مشترکہ دیہاڑی کی خاص تخلیقی قوت بہر حال محن کی سماجی تخلیقی قوت یا سماجی محن کی تخلیقی قوت ہی ہوگی۔ اس قوت کی وجہ خود اشتراکِ عمل ہی ہے۔ جب مزدور کسی قاعدے کے تحت دوسروں سے تعاون کرتا ہے تو وہ اپنی انفرادیت کی زنجیریں اتار پھینکتا ہے، اور اپنی نسلی۔اجتماعی اہلیتیں پیدا کرتا ہے۔

مزدور ایک جگہ اکٹھے کئے جانے کے بغیر محض ایک عمومی اصول کے تحت اشتراکِ عمل میں نہیں آسکتے، ایک جگہ اکٹھے ہونا اُن کے اشتراکِ عمل کی لازمی شرط ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُجرتی مزدور اُس وقت تک اشتراکِ عمل میں نہیں آسکتے جب تک ایک ہی سرمایہ دار اُنہیں بیک وقت ایک ہی سرمائے میں استعمال نہیں کرتا، اور جب تک ان کے محن کی قوتیں وہ [سرمایہ دار] خرید نہیں لیتا۔ محن کی اِن قوتوں کی کُل قدر یا ان مزدوروں کی ایک دن یا ایک ہفتے ___ یا جو بھی ہو ___ کی اُجرت کارکنان کے پیداواری عمل کے لئے اکٹھے ہونے سے پہلے سرمایہ دار کی جیب میں موجود ہونی چاہئے۔ پورے سال کے دوران ہفتہ وار ادائیگیوں کی ذیل میں تھوڑے افراد کی بہ نسبت 300 کارکنان کی یک مشت ادائیگی کے لئے سرمائے کا زیادہ بڑا خرچ درکار ہوگا۔ پس اشتراکِ عمل میں آنے والے مزدوروں کی تعداد یا اشتراکِ عمل کے پیمانے کا دارومدار پہلی مثال میں سرمائے کی اُس مقدار پر ہے جو ایک سرمایہ دار قوتِ محن کی خریداری کے لئے وقف کرسکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ایک سرمایہ دار مخصوص تعداد کے مزدوروں کے لئے جس حد تک ذرائع بقا مہیا کرسکتا ہے۔

تغیر پذیر سرمائے کی طرح، بقا پذیر سرمائے کی بابت بھی یہ بات سچ ہے۔ مثال کے طور پر، جو سرمایہ دار 300 آدمی کام پر لگاتا ہے اُس کا خام مال پر استعمال ہونے والا خرچ اُن سرمایہ داروں کی بہ نسبت 300 گُنا زیادہ ہوگا جو دس دس آدمیوں کو کام پر لگاتے ہیں۔ یہ بھی سچ ہے کہ عام استعمال میں آنے والے آلاتِ محن کی قدر اور مقدار میں اضافہ اسی شرح سے نہیں ہوتا جس شرح سے کام کرنے والوں کی تعداد بڑھتی ہے، البتہ اس میں معقول حد تک اضافہ ضرور ہوتا ہے۔ پس ذرائع پیداوار کی زیادہ بڑی مقداروں کا خود مختار سرمایہ داروں کے ہاتھوں میں مجتمع ہونا مزدوروں کے اشتراک عمل کی مادی شرط ہے اور اس کی حد یا پیداوار کا پیمانہ بھی [ان کے] ارتکاز پر منحصر ہے۔

ہم کسی گزشتہ باب میں دیکھ چکے ہیں کہ سرمائے کی کوئی کم از کم مقدار اس مقصد کے لئے ضروری تھی کہ بیک وقت کام پر لگائے جانے والے مزدوروں کی خاص تعداد اور نتیجتاً پیدا ہونے والی قدرِ زائد کی مقدار مالک کو جسمانی محن سے چھٹکارا دلوا دے اور اس طرح وہ ایک چھوٹے مالک سے سرمایہ دار بن جائے اور سرمایہ دارانہ پیداوار کا باقاعدہ آغاز کر سکے۔ اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ [سرمائے کی] کم از کم مقدار بہت سارے الگ الگ اور خود مختار

عملوں کو ایک مشترکہ سماجی عمل میں بدلنے کے لئے ایک لازمی شرط ہے۔

ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ پہلے پہل محن سرمائے کا مطیع ہوتا ہے تو یہ محض اس حقیقت کا لازمی نتیجہ تھا کہ مزدور بجائے اپنے، سرمایہ دار کے لئے اور اسی کی سرکردگی میں کام کرتا ہے۔ بہت سارے دیہاڑی دار مزدوروں کے اشتراکِ عمل سے سرمائے کا غلبہ بڑھ کر پیداوار کی بنیادی ضرورت بن جاتا ہے۔ جیسا کہ ضروری ہے کہ ایک جرنیل میدانِ جنگ میں کمان کرے، اسی طرح اب سرمایہ دار کے لئے بھی ضروری ہے کہ پیداوار کے میدان میں سربراہی کرے۔

تمام کے تمام مشترک محن کو ایک بڑے پیمانے پر کسی حد تک ایک منتظم کی ضرورت ہوتی ہے، تاکہ انفرادی سرگرمیوں کی ہم آہنگی کا حصول ہو اور ایسے عمومی افعال سرانجام دئے جا سکیں جن کا ماخذ مجموعی جسم کے افعال میں ہے اور جنہیں اس جسم کے اعضا کے علیحدہ علیحدہ افعال سے ممیّز کیا جا سکتا ہے۔ وائلن بجانے والا تنہا فرد خود ہی اپنا مہتمم ہوتا ہے، اور سازینے (آرکسٹرا) کے لئے الگ مہتمم کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہدایت کاری، منتظمی اور ارتباط میں لانے ایسے امور اُس وقت سے سرمائے کی جملہ امور کی اکائی بن جاتے ہیں جب سرمائے کے تحت آتے ہوئے محن اشتراکِ عمل میں آجاتا ہے۔ ایک بار سرمائے کا منصب بن کر یہ خصوصی خواص کو حاصل کر لیتا ہے۔

قدرِ زائد کی ممکنہ زیادہ سے زیادہ مقدار کا حصول اور اس کے نتیجے میں زیادہ سے زیادہ ممکن حد تک قوتِ محن کا استحصال ہی سرمایہ دارانہ پیداوار کا بنیادی محرک اور مقصد و منتہا ہے۔ جونہی اشتراکِ عمل میں مزدوروں کی تعداد بڑھتی ہے، اُسی طرح سرمائے کے غلبے کے خلاف اُن کی مزاحمت میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ہی جوابی دباؤ کے تحت اُن کی مزاحمت پر قابو پانا سرمائے کے لئے ناگزیر ہو جاتا ہے۔ جس انتظام و انصرام کو سرمایہ اختیار کرتا ہے وہ نہ صرف سماجی عملِ محن کی وجہ سے پیدا ہونے والا اور اُسی کے ساتھ وابستہ کوئی خصوصی امر ہی ہے بلکہ یہ ساتھ ساتھ سماجی عملِ محن کے استحصال کا منصب بھی ہے۔ چنانچہ اِس کی بنیاد اُس ناگزیر مخاصمت پر ہوتی ہے جو استحصال کنندہ اور اس کے استحصال شدہ زندہ اور متحرک خام مال میں پائی جاتی ہے۔

پھر ذرائع پیداوار کے بڑھتے ہوئے حجم کے تناسب سے _ جو اب مزدور کی ملکیت نہیں رہے بلکہ سرمایہ دار کی ملکیت ہیں _ یہ ضرورت ابھرتی ہے کہ ان ذرائع کے مناسب استعمال پر موثر کنٹرول حاصل کیا جائے۔ مزید یہ کہ اجرتی مزدور کا اشتراکِ عمل حقیقتاً وہی سرمایہ دار موثر بناتا ہے جو اُنہیں کام پر لگاتا ہے۔ مزدوروں کا ایک تنہا پیداواری اکائی میں اکٹھ اور ان کے انفرادی کاموں میں ربط کا پیدا کرنا ان کے لئے خارجی اور غیر متعلقہ معاملات ہیں، جو ان کے انفرادی امور نہیں بلکہ یہ تو سرمایہ دار کا کام ہے جو اُنہیں ایک جگہ اکٹھا کرتا ہے۔ پس اُن کے مخصوص نوعیّتوں کے محنوں کے مابین پایا جانے والا ربط اُنہیں خیالی طور پر سرمایہ دار کا پہلے سے سوچا گیا منصوبہ دکھائی دیتا

ہے اور عملی طور پر اسی سرمایہ دار کے اختیار کی شکل میں، پھر سرمایہ دار کی مضبوط قوتِ فیصلہ کی شکل میں جو اُن کی سرگرمی کو اپنے مقاصد کے لئے مطیع کر لیتا ہے۔ پھر اگر سرمایہ دار کا نظم و انضباط خود پیداواری عمل کے دوہُرے خاصے ___ جو ایک طرف تو اقدارِ صرف پیدا کرنے والا سماجی عمل ہے اور دوسری طرف اقدارِ زائد پیدا کرنے والا عمل ___ کے سبب اپنی نوعیت میں بڑا آمرانہ ہے۔ جب اشتراکِ عمل اپنے دائرے میں وسعت لاتا ہے، یہ ایسی شکل اختیار کر جاتا ہے جو خود اسی سے مخصوص ہے۔ جیسے پہلے پہل سرمایہ دار کو خود محنت کرنے سے چھٹکارا مل جاتا ہے جب اُس کا سرمایہ ایسی کم از کم مقدار تک پہنچ جائے جس کے ساتھ سرمایہ دارانہ پیداوار شروع ہو سکتی ہے، اسی طرح اب وہ انفرادی مزدوروں یا مزدوروں کے جتھوں کی مسلسل اور براہِ راست نگرانی کا کام ایک خاص قسم کے اجرتی مزدور کے ہاتھ میں دے دیتا ہے۔ ایک سرمایہ دار کی کمان میں مزدوروں کی صنعتی فوج کو ایک حقیقی فوج کی مانند ایسے افسران (منیجروں) سارجنٹوں (فورمین، نگرانوں) کی ضرورت ہوتی ہے جو کام کے دوران سرمایہ دار کی طرف سے دیکھ بھال کرتے ہیں۔ دیکھ بھال اور نگہبانی کا کام اُن کا واحد منصب بن جاتا ہے۔ تنہا کسانوں اور اہلِ ہنر افراد کے طبعِ پیداوار کا موازنہ جب غلام محن کی پیداوار سے کیا جائے تو سیاسی معیشت دان نگرانی کے اس محن کو پیداوار کے اتفاقی خرچے میں شمار کرتا ہے۔ اس کے برخلاف، سرمایہ دارانہ طبعِ پیداوار پر بات کرتے ہوئے وہ نظم و انضباط کے کام کو جس کو عملِ محن میں اشتراکِ عمل نے اور سرمایہ دار اور مزدور کے مفادات کی مخاصمت نے لازمی بنایا ہے، اس نظم و انضباط سے ہم آہنگ گردانتا ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ وہ ایک فردِ صنعت کا سربراہ ہے اس لئے وہ سرمایہ دار ہے، بلکہ اس کے برخلاف وہ صنعت کا سربراہ اس وجہ سے ہے کہ وہ سرمایہ دار ہے۔ صنعت کی سربراہی سرمائے کا وصف ہے جیسے جاگیردارانہ ادوار میں جرنیل اور منصف کے فرائض زمینی ملکیت کے وصف تھے۔

مزدور اپنی قوتِ محن کا مالک اس وقت تک رہتا ہے جب تک وہ سرمایہ دار کے ساتھ اُسے بیچنے کے سلسلے میں سودے بازی نہیں کر لیتا۔ اور جو کچھ اس کے پاس ہے وہ اس کے علاوہ کچھ اور بیچ بھی نہیں سکتا، مطلب یہ کہ خود اس کی انفرادی، ذاتی قوتِ محن۔ چیزوں کی یہ صورتِ حال اس حقیقت پر کسی طرح بھی اثر انداز نہیں ہوتی کہ سرمایہ دار ایک کے بجائے 100 آدمیوں کی قوتِ محن خرید لے اور ایک آدمی کے بجائے الگ الگ 100 آدمیوں کے ساتھ الگ الگ معاہدے کر لے۔ وہ ان 100 آدمیوں کو اشتراکِ عمل میں لائے بغیر بھی کام لے سکتا ہے۔ وہ اُنہیں محن کی 100 آزاد قوتوں کی ادائیگی کرتا ہے، مگر وہ محن کی ان 100 مشترکہ قوتوں کو اُجرت نہیں دیتا۔ ایک دوسرے سے آزاد رہتے ہوئے مزدور اکیلے اکیلے افراد ہی ہیں جن کا تعلق سرمایہ دار کے ساتھ تو بنتا ہے مگر ایک دوسرے کے ساتھ نہیں۔ یہ اشتراکِ عمل صرف عملِ محن کے ساتھ شروع ہوتا ہے لیکن اُس وقت وہ اپنے آپ کی ملکیت نہیں ہوتے۔ اس عمل میں داخل ہو کر وہ سرمائے میں شامل ہو چکے ہوتے ہیں۔ اشتراکِ عمل میں حصے دار

کے بطور یا ایک کام کرتی ہوئی نظامت کے اراکین کے بطور وہ صرف سرمائے کے وجود کی خاص ہُنتر یں ہی ہیں۔ پس اشتراکِ عمل میں کام کرنے والے مزدور کی افزودہ قوت فی الحقیقت سرمائے کی افزودہ قوت ہی ہے۔ یہ قوت اس وقت خود ہی بڑھنا شروع ہو جاتی ہے جب مزدور کو مخصوص حالات میں رکھا جاتا ہے اور سرمایہ ہی اُنہیں ایسے حالات میں رکھتا ہے۔ اب چونکہ اس قوت پر سرمائے کا کوئی خرچہ نہیں اٹھتا اور چونکہ دوسری طرف مزدور اسے سرمائے کی ملکیت میں جانے سے قبل ترقی نہیں دیتا اس لئے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یہ کوئی ایسی طاقت ہے جو سرمائے کو فطرت نے ودیعت کی ہے، یعنی ایک ایسی افزودہ قوت جو خود سرمائے کے اندر موجود ہے۔

سادہ اشتراکِ عمل کے قوی اثرات قدیم ایشیائی، مصری اور Etrucians وغیرہ کے دیوہیکل ڈھانچوں میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ ''ازمنۂ قدیم میں یوں ہوتا کہ یہ مشرقی ریاستیں اپنے ملکی اور فوجی اداروں کے اخراجات مہیا کرنے کے بعد ایسی اضافی [رقوم] کے حامل ہو جاتے جن کو وہ عظیم الشان [عمارتیں] یا دیگر استعمال کی چیزیں بنانے میں استعمال کر سکتے تھے۔ ان کی تعمیر کے سلسلے میں تقریباً تمام غیر زرعی آبادی کے قوت و بازو پر اُن کی بالا دستی سے ایسی شاندار یادگاریں تعمیر ہوئیں جو اب بھی ان کی شان و شوکت کی گواہی دیتی ہیں۔ دریائے نیل کی زرخیز وادی... غیر زرعی آبادی کے جم عفیر کے لئے خوراک پیدا کرتی اور یہ خوراک چونکہ سلطان یا ملائت کی ملکیت ہوتی چنانچہ یہ ایسے عظیم الشان یادگار کی تعمیر کے لئے ذرائع فراہم کرتی ....۔ ان دیوہیکل مجسموں اور دیگر بڑے بڑے اجسام جن کو حرکت دینے میں نقل و حرکت نے ایک معجزہ کر دکھایا، قریب قریب زرا انسانی محن ہی بے دریغ استعمال ہوتا تھا.....۔ مزدوروں کی تعداد اور ان کی کوششوں کی مرکزیت ثمر آور ثابت ہوئی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مونگے کے عظیم الشان بادبان سمندر کی گہرائیوں سے اُٹھ رہے ہیں اور جزیروں اور سنگلاخ زمینوں کی طرف جا رہے ہیں، مگر اس کا ہر حصہ منحنی، لاغر اور حقیر ہے۔ ایک ایشیائی تاج کے غیر زرعی مزدوروں کے پاس ایسے کاموں کی تکمیل کے لئے سوائے جسمانی قوت کے اور کچھ نہیں تھا، مگر ان کی اصل قوت تو ان کی تعداد تھی اور ان اجسام [مراد مزدوروں] کی مہتمم قوت نے ایسے محلات، اور معبدوں کی ایسی افواج کی طرح ڈالی کہ جن کی باقیات آج ہمیں متحیر و مسحور کر دیتی ہیں۔ یہ اُس مالگزاری کا ایک یا چند ہاتھوں میں چلے جانا ہے جس سے ایسے کارنامے ممکن ہوئے۔'' ایشیائی اور مصری بادشاہوں، Etrucians ملاؤں وغیرہ کی یہ طاقت جدید معاشرے میں سرمایہ دار کو منتقل ہو چکی ہے اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ تنہا سرمایہ دار ہو یا جائینٹ سٹاک کمیٹی میں ہو یا مشترکہ سرمایہ دار ہو۔

ایسا اشتراکِ عمل جو ہمیں انسانی ارتقا کے آغاز میں خانہ بدوش نسلوں races who live by the chase میں ملتا ہے؛ یا جیسا ہندوستانی معاشرتی ڈھانچوں کی زراعت میں ملتا ہے۔ اُس کی بنیاد ایک طرف تو

ذرائع پیداوار کی عمومی ملکیت پر ہے اور دوسری طرف اس حقیقت پر کہ ایسے معاملات میں ہر فرد نے اپنے آپ کو ابھی اپنے قبیلے یا معاشرے کی نال سے اتنا آزاد نہیں کیا تھا جیسے شہد کی ہر مکھی اپنے آپ کو چھتے سے آزاد کر لیتی ہے۔ ایسا اشتراکِ عمل اوپر بیان ہونے والے دونوں خصائص کی رو سے سرمایہ دارانہ اشتراکِ عمل سے ممیّز ہے۔ ازمنۂ قدیم، قرونِ وسطیٰ اور جدید کالونیوں میں کہیں کہیں نظر آنے والا وسیع پیمانے پر اشتراکِ عمل کا انحصار غلبے اور اطاعت، اصولی طور پر غلامی کے تعلقات کی بنا پر ہے۔ اس کے برعکس سرمایہ دارانہ نظام یا بُنتر میں، شروع سے آخر تک، آزاد اجرتی مزدور کے وجود کو باور کر لیا جاتا ہے جو اپنی قوتِ محن سرمائے کے ہاتھ بیچ دیتا ہے۔ تاہم تاریخی طور پر یہ بُنتر مزارعے کی زراعت اور آزاد دستکاریوں کو جاری رکھنے کے کے تضاد میں پروان چڑھی ہے، چاہے یہ گلڈ guilds میں تھی یا نہیں تھی۔ ان سرمایہ داروں کے نقطہ ہائے نظر سے سرمایہ دارانہ اشتراکِ عمل نے اپنا اظہار اشتراکِ عمل کی مخصوص تاریخی بُنتر میں نہیں کیا بلکہ خود اشتراکِ عمل ایک ایسی تاریخی بنتر ہے جو سرمایہ دارانہ نظامِ پیداوار سے مخصوص بھی ہے اور خاص طور پر اسے ممیّز بھی کرتی ہے۔

جیسے محن کی وہ سماجی پیداواری قوت جو اشتراکِ عمل سے پروان چڑھتی ہے سرمائے کی پیداواری قوت معلوم پڑتی ہے، اسی طرح خود اشتراکِ عمل، جب اس کا موازنہ اُس پیداواری عمل سے کیا جائے جسے اکیلا آزاد مزدور سر انجام دے رہا ہے، بلکہ جسے چھوٹا مالک چلا رہا ہے، تو یہ بنتر سرمایہ دارانہ نظامِ پیداوار سے مخصوص لگتی ہے۔ یہ پہلی تبدیل ہے جو حقیقی عملِ محن کے تجربے میں آتی ہے جب وہ سرمائے کے تحت ہو۔ بہت زیادہ تعداد کے اجرتی مزدوروں کو ایک ہی عمل میں بیک وقت کام پر لگا دینے سے ___ جو اس تبدیلی کے لئے لازمی شرط بھی ہے ___ سرمایہ دارانہ پیداوار کا نقطۂ آغاز بھی تشکیل پاتا ہے۔ یہ نقطہ خود سرمائے کی پیدائش سے ہم آہنگ ہے۔ پھر اگر ایک طرف سرمایہ دارانہ طبعِ پیداوار ہمارے سامنے اپنے آپ کو تاریخی طور پر پیش کرے، یعنی عملِ محن کو سماجی عمل میں بدلنے کی لازمی شرط کے بطور، تو دوسری طرف عملِ محن کی یہ سماجی بنتر اپنے آپ کو ایک ایسے طریقے سے پیش کرتی ہے جسے سرمایہ محن کی افزودگی میں اضافہ کرتے ہوئے زیادہ نفع بخش استحصال کے لئے اختیار کرتا ہے۔

ابتدائی بنتر میں، جس کے تحت ہم نے اب تک اس کا مطالعہ کیا ہے، اشتراکِ عمل بڑے پیمانے پر جاری پیداوار کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ لیکن یہ فی الذات ایسی جامد بنتر کی نمائندگی نہیں کرتا جو سرمایہ دارانہ طبعِ پیداوار کے ارتقا میں کسی خاص دور کا خاصہ ہو۔ لیکن زیادہ سے زیادہ یہی محسوس ہوتا ہے کہ ایسا ہی ہے اور وہ بھی قریب قریب دستکاری سے ملتی جلتی مصنوعاتِ محن کی شکل میں پایا جاتا ہے، اور بڑے پیمانے پر زراعت کی اُس نوع میں جو مصنوعات سازی کے عہد میں پائی جاتی ہے اور جسے مزارع کے ذریعے کاشت سے ممیّز کیا جاتا ہے، میں بھی اس کی موجودگی نظر آتی ہے جس کی بنیادی وجہ بیک وقت کام پر لگائے جانے والے مزدوروں کی تعداد اور اُن کے استعمال

میں آنے والے ذرائع پیداوار کا حجم ہے۔ سادہ اشتراکِ عمل ہمیشہ پیداوار کی اُن شاخوں میں ایک مروج ہنر رہا ہے جن میں سرمایہ بڑے پیمانے پر استعمال میں لایا جاتا ہے اور محن کی تقسیمِ کار اور مشینری محض ضمنی کردار ادا کرتے ہیں۔

اشتراکِ عمل نے ہمیشہ سرمایہ دارانہ طبعِ پیداوار کی بنیادی ہنر تشکیل دی ہے، اس کے باوجود اشتراکِ عمل کی بنیادی ہنر بطور سرمایہ دارانہ پیداوار کی ایک خاص ہنر کے زیادہ ترقی یافتہ ہنروں کے ساتھ ساتھ وجود رکھتی ہے۔

حوالہ جات وحواشی

Footnotes

1۔ ''بلاشبہ ایک آدمی کے محن کی وقعت دوسرے سے قوت، ہنر مندی اور دیانت داری سے محنت کرنے میں مختلف ہوتی ہے۔ لیکن اپنے بہترین مشاہدے کے بل پر مجھے مکمل یقین ہے کہ کوئی بھی پانچ آدمی اپنے کُل وقت میں کام کی ایسی مقدار حاصل کر لیتے ہیں جو زندگی کے اُن اُدوں کے اندر کوئی سے بھی دیگر پانچ آدمیوں کے کام کے برابر ہوں گی جس کے مشاہدے کی میں بات کر رہا ہوں۔ مطلب یہ کہ ایسے پانچ آدمیوں کے درمیان جن میں ایک شخص اچھے مزدور کی خصوصیات کا حامل ہو، دوسرا پھوہڑ مزدور کی اور تیسرا مزدور پہلے اور آخری کے بین بین ہو۔ یہی وجہ ہے کہ صرف پانچ افراد جتنے چھوٹے جتھے میں بھی آپ ان تمام کا تکملہ حاصل کر سکیں گے جو وہ پانچوں افراد کر سکتے ہیں۔''

(E. Burke, l. c., pp. 15, 16.) compare quetelet on the average individual.

2۔ پروفیسر روشر اس بات کی دریافت کا دعویدار ہے کہ ایک درزن جس کو مسز روشر نے دو دن کام پر لگایا تھا وہ ان درزنوں سے زیادہ کام کرتی تھی جنہیں ایک دن کے لئے اکٹھے کام پر لگایا تھا۔ فاضل پروفیسر کو چاہیے کہ وہ سرمایہ دارانہ پیداواری نظام کا مطالعہ نرسری میں نہ کرے، اور نہ ایسے حالات میں جہاں ضروری شخصیت، یعنی سرمایہ دار کی کمی ہو۔

3۔ ''طاقتوں کی ملاقات'' concours de forces. (Destutt de Tracy, l. c., p. 80.)

4۔ ''بہت سارے امور ایسی سادہ نوعیت کے ہوتے ہیں کہ ان کی مزید تقسیم ممکن نہیں ہوتی، اور جنہیں بہت سارے

مزدوروں کے باہمی اشتراک کے بغیر انجام بھی نہیں دیا جا سکتا۔ میں اس سلسلے میں ایک بڑے سے درخت کو چھکڑے پر لادنے کی مثال دوں گا...۔ مختصر یہ کہ ہر وہ کام جو اس وقت تک سرانجام نہ دیا جا سکے جب تک ہاتھوں کے بہت سارے جوڑے اسی ناقابلِ تقسیم کام میں بیک وقت ایک دوسرے کی مدد نہ کریں۔'' (E. G. Wakefield: "A View of the art of Colonisation.", London, 1849, p. 168.)

5۔ ''جیسے ایک آدمی کے بجائے دس آدمی ایک ٹن کے برابر وزن اٹھانے کے لئے زور لگا سکتے ہیں، اسی طرح 100 آدمی یہی کام صرف اپنی ایک ایک اُنگلی کا زور استعمال کرتے ہوئے سرانجام دے سکتے ہیں۔''

(John Beller: "Proposals for Raising a Colledge of Industry.", London, 1696, p. 21.)

6۔ ''وہاں اس وقت''، (جب ایک ہی زمیندار 300 ایکڑ پر اُتنے ہی آدمی لگاتا ہے جتنے، دس زمیندار تیس تیس ایکڑ کے کھیتوں پر اتنے آدمیوں کو لگاتے ہیں) ''مزارعین کے تناسب میں کوئی فائدہ حاصل ہو سکتا ہے، جسے عملی آدمی کے علاوہ کوئی دوسرا سمجھ نہیں سکتا؛ کیونکہ یہ کہنا فطری عمل ہے کہ جو تناسب 1 کا 4 کے ساتھ ہے وہی 3 کا 12 کے ساتھ بنتا ہے۔ لیکن عملاً ایسا نہیں۔ کیونکہ کٹائی کے موسم میں وقت اور اس قسم کے دیگر کئی کاموں میں جن میں بہت سے لوگوں کا اکٹھے کام کرنا لازمی ہے، کام بہتر طور اور جلد مکمل ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر کٹائی، گھیرا بنانے والے، لوڈر، گڑھا کھودنے والے، الغرض تمام لوگ جو گھیرے پر، اناج کے ذخیرے پر، کام کرتے ہیں، [اشتراک عمل سے دگنا کام کریں گے جو اتنی ہی تعداد میں آدمی مختلف جتھوں میں تقسیم کئے جانے پر مختلف فارموں پر کرتے ہیں۔

7۔ ''ارسطو کی ٹھیٹھ تعریف یہ ہے کہ انسان فطری طور پر ایک قصباتی شہری ہے۔ یہ بالکل اُسی طرح سے قدیم کلاسیکی معاشرے کی خاصیت ہے جس طرح سے فرینکلن نے انسان کی تعریف کی ہے کہ یہ اوزار بنانے والا جانور ہے، یہ ایک امریکی طرزِ معاشرت کی خاصیت ہے۔

8۔ یہ بات غور طلب ہے کہ محنت کی جزوی تقسیم کار اس وقت بھی ہو سکتی ہے جب مزدور ایک ہی کام میں مصروف ہوں، مثال کے طور پر معمار جو ایک اونچی عمارے میں ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ اینٹیں پکڑا رہے ہوں۔ یہ تمام ایک ہی کام کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کے مابین ایک طرح کی تقسیم کار موجود ہے یہ اس حقیقت پر مبنی ہے کہ ہر ایک کسی خاص جگہ پر اینٹ پکڑ رہا ہے اور مجموعی طور پر وہ اینٹ کو مطلوبہ جگہ پر زیادہ تیزی سے پہنچا رہے ہیں بہ نسبت اس کے کہ وہ علیحدہ علیحدہ سے اونچی منزل پر اینٹیں لے جا رہے ہوتے۔ (F. Skarbek, The'orie des richeses sociales; Paris, 1839, t. I. pp. 97, 98)

9۔ کیا یہ کثیر پہلو کام کے ٹکڑے کا سوال ہے؟ بہت سی چیزیں بیک وقت کی جاتی ہیں۔ ایک آدمی یہ کام کرتا ہے تو دوسرا کوئی اور کام اور اس طرح وہ تمام [کام کی ایسی] تکمیل کر پاتے ہیں جو ایک آدمی کے بس سے باہر ہے۔ ایک چپو چلاتا ہے تو دوسرا بادبان کو دیکھتا ہے، اور تیسرا جال پھینکتا ہے یا نیزے سے مچھلی کا شکار کرتا ہے۔ اس طرح کامیابی سے مچھلی کا شکار ممکن ہوتا ہے جو اس اشتراکِ عمل کے بغیر ناممکن ہوتا۔

10۔ ''اس کام کی انجام دہی (مطلب زراعتی کام) بحرانی صورتِ حال میں بہت اہم نتائج کی وجہ بنتی ہے۔'' (An Inquiry into the Connexion between the Present Price," &c., p. 9.)

''زراعت میں وقت سے زیادہ اہمیت کا حامل کوئی اور پہلو نہیں۔'' (Leibig: "Ueber Theorie und Praxis in der Landwirtschaft." 1856, p. 23.)

11۔ ''اس سے اگلی برائی ایسی ہے جسے کوئی شخص ایک ایسے ملک میں _ چین اور انگلستان کی علاوہ _ تلاش کرنے کی شاز ہی توقع کرے جو دنیا میں کسی بھی ملک کی نسبت زیادہ محن برآمد کرتا ہو کہ؛ یعنی مزدوروں کی ایک ایسی معقول تعداد کے حصول میں ناکامی جو روئی کو صاف کر سکے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ فصل کا ایک بڑا حصہ چُنے بغیر ہی رہ جاتا ہے، اور دیگر حصے پر سے روئی اس وقت چُنی جاتی ہے جب یہ پودوں سے زمین پر آ رہتی ہے، چنانچہ یہ بدرنگی اور کہیں کہیں سے خراب ہو چکی ہوتی ہے۔ موزوں موسم میں محن کی کمی کی وجہ سے زمیندار اُس فصل کے ایک بڑے حصے کا نقصان برداشت کرتا ہے جس کے لئے انگلستان اتنا بے چین ہو رہا ہوتا ہے۔'' ("Bengal Hurkaru." Bi-MonthlyOverland Summary of News, 22nd July, 1861.)

12۔ زراعت کی ترقی میں ''سب سے اہم بات یہ ہے کہ سارے کا سارا سرمایہ اور محن، جو کبھی 500 ایکڑ پر پورا آ جاتا ہے، اب وہ زیادہ موثر زرخیزی کے لئے 100 [ایکڑ] میں کھپ جاتا ہے۔'' اگرچہ ''سرمائے کی مقدار اور لگائے جانے والے محن کی مقدار کی نسبت سے، جبکہ جگہ میں سکڑاؤ آ چکا ہے، یہ اُس کُرے کی بہ نسبت پیداوار کا توسیع شدہ کُرہ ہے جس پر پیداوار کے ایک تنہا نمائندے نے آزادانہ طور پر کام کیا تھا۔''

(R. Jones: "An Essay on the Distribution of Wealth," part I. On Rent. London, 1831, p. 191.)

13۔ ''ہر ایک آدمی کے پاس بہت کم قوت ہوتی ہے، لیکن ان چھوٹی چھوٹی قوتوں کی وحدت ایسی اجتماعی طاقت بن جاتی ہے جو ان کے کل مجموعے سے زیادہ بڑی ہوتی ہے، لہٰذا صرف ایک جگہ جڑنے کی وجہ سے یہ قوتیں [کام کی تکمیل کے لئے] ضروری وقت گھٹا سکتی ہیں اور اپنے عمل کے دائرہ کار کو بڑھا سکتی ہیں۔ (G.R Carli, Note to P. Verri, I, c., t. XV, p. 196)

14۔''منافع ہی...تجارت کا نقطۂ انجام ہے۔''(J. Vanderlint, l. c., p. 11)

15۔ یہ احمقانہ جریدا ''دی سپیکٹیٹر'' لکھتا ہے کہ سرمایہ دار اور مزدور کے درمیان ایک طرح کی شراکت کے قائم ہو جانے بعد "Wirework Compny of Manchester." میں ''سب سے پہلا نتیجہ کچرے کی کمی کی شکل میں نکلا، مزدور یہ تو نہیں دیکھ رہے تھے کہ وہ اپنی جائیداد کو کسی دوسرے مالک کی نسبت سے ضائع کیوں کریں۔ اور غالباً یہ کچرا بُرے قرضوں کے بعد آتا ہے، اور یہ مشینی پیداوار کے نقصان کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔'' اسی جریدے میں یہ انکشاف بھی ہے کہ Rochdale کے اشتراکِ عمل کی بابت تجربات میں سب سے بڑا نقص یہ ہے: ''وہ باور یہ کراتے ہیں کہ مزدوروں کی تنظیمیں دکانوں، ملوں، اور قریب قریب صنعت کی تمام اقسام کو احسن طریقے سے منظم کر سکتی ہیں؛ لیکن اس صورت میں مالک کے لئے کوئی واضح جگہ نہیں بچتی۔'' Quelle horreur!

16۔ پروفیسر کیرنز اس بیان کے بعد کہ شمالی امریکہ کی جنوبی ریاستوں میں غلاموں کے ذریعے محن کی نگرانی پیداوار کی نمایاں خاصیت ہے، کہتا ہے: ''جبکہ (شمالی علاقوں کے) زراعتی مالک کے پاس اس کی تمام پیداوار کے حصول کے بعد کسی قسم کی مشقت یا تندہی کا محرک نہیں رہتا۔ یہاں نظامت کے بغیر مکمل طور پر گزارہ ہو جاتا ہے۔'' (Cairnes, l. c., pp. 48, 49.)

17۔ سر جیمز سٹیورٹ جیسا قلم کار جس کی تمام شہرت اس وجہ سے ہے کہ وہ مختلف پیداواری وضعوں کے مابین خواصی سماجی فرق کرنے کے سلسلے میں انتہائی زیرک ہے، کہتا ہے: ''کس وجہ سے بڑے بڑے کارخانوں میں مشینی پیداواری انداز پرائیویٹ صنعت کو تباہ کر دیتی ہیں، لیکن ایسا یہ غلاموں کی سادگی سے قریب تر ہوتے ہوئے ہی کرتی ہیں؟'' (Prin. of Pol. Econ.., " London, 1767, v. I., pp. 167, 168.)

18۔ Auguste Comte اور اس کے مکتبۂ فکر نے بہرحال یہ باور کرا دیا ہے کہ بڑے بڑے جاگیردار بالکل اسی انداز میں ایک ازلی لازمیت ہیں جیسے اُنہوں نے سرمائے کے آقا کے ساتھ کیا۔

19۔ R. Jones. "Textbook of Lectures," &c., pp. 77, 78. لندن اور یورپ کے دیگر بڑے شہروں میں قدیم Assyrian، مصریوں اور دیگر [نوادرات کے] مجموعے اس بات کی عینی شہادت فراہم کرتے ہیں کہ اشتراکِ عمل کو کس طرح سے نافذ کرتے تھے۔

20۔ غالباً Linguit نے ٹھیک ہی کہا تھا جب وہ اپنی کتاب "Theorie des Lois Civiles," میں دعویٰ کرتا ہے کہ شکار اشتراکِ عمل کی پہلی شکل ہے، اور انسانی شکار (مطلب یہ کہ جنگ) شکار کی ابتدائی ترین شکلوں میں سے ایک ہے۔

21۔ چھوٹے پیمانے پر مزارع کی زراعت اور آزاد دستکاریوں کا جاری رہنا، جو دونوں مل کر جاگیردارانہ طرزِ پیداوار کی بنیاد تشکیل دیتے ہیں، اور اس نظام کے بکھر جانے کے بعد یہ سرمایہ دارانہ طرز کے ساتھ ساتھ چلتے رہتے ہیں۔ یہ قدیم سماجی ڈھانچوں کی بہترین معاشیاتی بنیاد بھی بنتے ہیں جب زمین کی مشترکہ ملکیت کی قدیمی بنتر ختم ہو جانے کے بعد کلاسیکل معاشرتیں اپنے عروج پر تھیں اور ابھی غلامی پیداوار پر غالب نہیں آئی تھی۔

22۔ ''چاہے متحد شدہ مہارت، صنعت اور ایک ہی کام پر بہت سارے افراد کی شراکت اس کو ترقی دینے کی وجہ نہ ہے؟ یا چاہے انگلستان کے لئے اس کے علاوہ اپنی اون کی صنعت کو اوجِ کمال تک پہنچانا ممکن ہوتا؟''

(Berkely. "The Querist." London, 1751, p. 56, par. 521.)

اس کتاب کو مارکسسٹس انٹرنیٹ آرکائیو marxists.org کے لیے ابن حسن نے ترتیب دیا۔
کمپوزنگ: امتیاز حسین، ابن حسن
اپنی رائے اور تجاویز کے لیے درج ذیل پتے پر رابطہ کریں۔
hasan@marxists.org